پاکستان کے موجودہ حالات میں انقلاب کیلئے احمدی نئی زمین و آسمان پیدا کریں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ / اپریل ۱۹۸۶ء بمقام بیت الفضل لندن)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت کی:

وَّسَكَنْتُمْ فِي مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۶﴾ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۷﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴۸﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۹﴾ (ابراہیم: ۴۶-۴۹)

اور پھر فرمایا:

یہ چند آیات جو سورۂ ابراہیم کے آخر سے لی گئی ہیں ان میں پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے مخالفین کو مخاطب کر کے فرماتا ہے ۔ وَّسَكَنْتُمْ فِي مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ اس میں اول مخاطب تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے مخالفین ہی ہیں لیکن وہ سارے مخالفین اس میں شامل ہیں جو قیامت تک اس ذیل میں پیدا ہوتے رہیں گے اور وہ سارے مخالفین مخاطب ہیں

جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس سے پہلے تنبیہات پہنچ چکی ہیں اور عبرتوں کے سامان ان کے لئے مہیا کر دیئے گئے ہیں۔

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ تم ان لوگوں کے مساکن میں رہ رہے ہو، ان بستیوں میں رہ رہے ہو، ان کے گھروں میں بس رہے ہو جن لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کئے تھے۔ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ اور خوب اچھی طرح تم پر روشن ہو چکا ہے کہ پھر ہم نے ان سے کیسا سلوک کیا تھا۔ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ اور ہم نے تو مثالیں دے دے کر، کھول کھول کر یہ معاملات تمہیں خوب سمجھا دیئے۔ مگر اس کے باوجود یہ لوگ مکر سے باز نہ آئے۔ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ جو کچھ ان سے ہوسکتا تھا وہ مکر کر گزرے۔

مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ کا مطلب ہے اپنے مکر کو اپنی حد استطاعت تک انتہا تک پہنچا دیا۔ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ اور ان کا مکر اللہ کے پاس ہے۔ اس کا مطلب کہ اللہ کے پاس ان کا مکر ہے، یہ ہے کہ مکر اگر نظر اور احاطے سے باہر ہو تو پھر وہ خطرناک ہوتا ہے۔ عموماً مکر چھپ کر کئے جاتے ہیں، تدبیروں پر اخفا کے پردے ڈالے جاتے ہیں تا کہ جب وہ اچانک ظاہر ہو تو زیادہ سے زیادہ نقصان اپنے دشمن کو پہنچا سکے۔ لیکن جو مکر اُس کی نظر سے اُوجھل نہ ہو جس کے خلاف مکر کیا جا رہا ہے بلکہ یہی نہیں بلکہ وہ اس مکر کی ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہو۔ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ کا یہ مطلب بنا کہ ان کا مکر تو خدا کے حضور ایک ایسی معمولی سی چیز کی طرح پیش نظر ہے جس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ خدا کی تقدیر اُس مکر کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ چنانچہ آیت کا اگلا ٹکڑا اسی مضمون کو نمایاں کر رہا ہے۔ فرمایا وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ کہ خواہ اُن کے مکر کی حیثیت اتنی بڑی کیوں نہ ہو، خواہ ان کا مکر اتنا خطرناک ہی کیوں نہ ہو کہ پہاڑ اُس مکر سے ٹل جائیں اور اس کے بعد جو بظاہر ایک سوالیہ فقرہ ہے اور انسان توقع رکھتا ہے کہ جواب آئے گا۔ اس کے بعد اس کا جواب نہیں ہے۔ اِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ اگر اُن کا مکر اتنا بڑا بھی ہو کہ پہاڑ ٹل جائیں آگے کیا ہے اس کا جواب نہیں آیا۔ تو لازماً اس کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے۔ اور یہ اسی کی تشریح ہے اور یہ جواب ہے عِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ کہ خواہ پہاڑ ان کو ٹلا دینے والے مکر بھی وہ اختیار کریں تب بھی ان کا مکر خدا کے حضور ایک معمولی سی چیز کے طور پر سامنے رہتا ہے۔ اس کی کوئی

حیثیت نہیں ہے اور اس کے معاً بعد کفار سے خطاب چھوڑ کر خدا تعالیٰ مومنوں سے مخاطب ہوتا ہے۔فرماتا ہے فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ تو ہرگز یہ گمان نہ کر کہ اللہ رسولوں کے ساتھ کئے گئے اپنے وعدوں کو ٹلا دے گا،ان سے منحرف ہو جائے گا۔ہرگز نہیں جو وعدے خدا تعالیٰ اپنے رسولوں سے کرتا چلا آیا ہے ان سے وہ کبھی منحرف نہیں ہوگا۔اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ خدا تعالیٰ یقیناً بہت غلبے والا اور قوت والا،انتقام لینے والا ہے۔

یہاں آنحضرت ﷺ کو مخاطب فرما کہ خدا تعالیٰ وعدوں کو ٹالنے والا نہیں یہ نہیں فرمایا کہ تیرے ساتھ جو وعدے کئے گئے ہیں اُن کو نہیں ٹالے گا ۔اس لئے کہ یہاں ایک اللہ کی سنت کا بیان ہو رہا ہے جو ہمیشہ سے چلی آرہی ہے۔اس لئے یہ فرق نہیں دکھانا مقصود کہ جو وعدے خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ سے فرمائے ہیں محض اس وجہ سے ان کو نہیں ٹالے گا بلکہ فرمایا کہ جو وعدے رسولوں سے میں کرتا ہوں خواہ ان کی کوئی بھی حیثیت ہو،اول ہوں،آخر ہوں،ادنیٰ نظر آئیں یا اعلیٰ دکھائی دیں،خدا کا یہ اٹل قانون ہے کہ اپنے رسولوں سے کئے ہوئے وعدوں کو کبھی وہ نہیں ٹالتا۔اس میں ایک عظیم الشان قوت پیدا ہو جاتی ہے۔کسی جگہ کسی حیثیت میں بھی کوئی رسول آیا ہو یا کسی جگہ کسی حیثیت سے بھی کوئی رسول آنے والا ہو۔یہ اٹل قانون ہے خدا تعالیٰ کا کہ اس کے ساتھ کئے گئے وعدوں کو وہ کسی صورت میں نہیں ٹالے گا اور عزیز بھی بنے گا اور ذو انتقام بھی بنے گا۔

عزیز کا مطلب ہے جو غالب ہو اور قدرت رکھتا ہو غلبے پر اور اس کا غلبہ اس کے لئے عزت کے سامان بھی پیدا کرے یعنی تحقیر اس غلبہ کا حصہ نہ ہو جس کے نتیجے میں دنیا اس کو تحقیر کی نظر سے دیکھنے لگے۔عزیز کے لفظ کو اس لحاظ سے سمجھنا ضروری ہے کہ غلبہ تو بڑے بڑے ڈکٹیٹروں کا بھی ہو جاتا ہے،ہٹلر بھی غالب آگیا تھا،ہلاکو خان بھی غالب آگیا تھا۔لیکن ان کا غلبہ عزیز کا غلبہ نہیں تھا کیونکہ اس غلبے کے ساتھ ذلتیں وابستہ تھیں،اس غلبے کے ساتھ ہمیشہ کی بعد میں آنے والی لعنتیں بھی وابستہ تھیں۔جب تک ان یادوں کو زندہ رکھا جائے گا ان کے ساتھ ان لعنتوں کو بھی زندہ رکھا جائے گا جو بعض ظالموں نے اپنے وقت میں کمائیں اور ایسی کمائیں کہ نسلاً بعد نسلٍ بھی وہ ختم نہیں ہوتیں۔لیکن جب عزیز کا غلبہ ہوتا ہے تو اس کے ساتھ عزت کا مفہوم لازم ہے۔اسی لئے عزت اور عزیز بظاہر دو الگ الگ چیزیں ہیں لیکن ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح مل جل گئے ہیں یہ مفہوم کہ ایک ہی لفظ

اِن دونوں کو ظاہر کرتا ہے۔ تو عزیز کا غلبہ ہوگا جو ذو انتقام ہے یعنی انتقام لینے والا خدا غالب آئے گا جس کا مطلب یہ ہے کہ جو پہلے مخاطب تھے دشمن وہ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئیں گے۔ باوجود اس کے کہ ان کو بار بار متنبہ کیا گیا، باوجود اس کے کہ وہ لوگ وارث بنے۔ ان مکانوں میں رہے، اُن محلوں میں ٹھہرے جہاں اس سے پہلے بعض لوگوں کو سزا مل چکی تھی اور خدا تعالیٰ نے پھر کھول کھول کر مثالیں بھی ان کے سامنے رکھ دیں۔ ذوانتقام کے غلبہ سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ ان چیزوں سے عبرت حاصل نہیں کریں گے، فائدہ نہیں اٹھائیں گے اور لازماً اللہ تعالیٰ ان کے ظلموں اور انکی زیادتیوں کا انتقام لے گا۔

آج کل جو پاکستان میں حالات ظاہر ہو رہے ہیں وہ انہی پیش خبریوں کے مطابق ظاہر ہو رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے انتقام کی چکی چل پڑی ہے اور بعض پہلوؤں سے اس قدر شدت کے ساتھ چل رہی ہے کہ اگر ذرا بھی کسی میں حیا اور غیرت ہو اور معمولی سی بھی اس کے اندر فراست ہو تو وہ خوب اچھی طرح محسوس کر سکتا ہے کہ پاکستان میں کیا ہو رہا ہے۔ یہ وہ حکومت ہے موجودہ جس نے اپنے تمام ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہانت کی انتہاء کر دی۔ کبھی پاکستان کی تاریخ میں کسی مُلاں کے گروہ نے یا کسی حکومت کے کارندوں کے گروہ نے اس قدر ظلم اور زیادتی سے کام نہیں لیا تھا جس طرح موجودہ حکومت نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام پر گند اچھالنے میں بے حیائی اور زیادتی سے کام لیا اور اس وقت جو پاکستان کی گلیوں اور ہر شہر کی ہر گلی میں ہو رہا ہے وہ اتنی عبرت ناک تصویر ہے، اتنا خطرناک گند اچھالا جا رہا ہے موجودہ صدر کے اوپر اور یہ صدر جو سابق ڈکٹیٹر ہیں جو ذمہ دار ہیں اس سارے ظلم کے کہ لکھنے والے اخباروں میں بھی لکھ رہے ہیں اور رپورٹیں دوسرے ذرائع سے بھی پہنچ رہی ہیں کہ پاکستان کی تاریخ میں کبھی کسی شخص واحد کو اتنی گندی گالیاں اس کثرت اور شدت کے ساتھ اور جوش اور جذبے کے ساتھ نہیں دی گئیں۔ اتنے بڑے مجمعے کبھی اکٹھے نہیں ہوئے ان شہروں میں اور ان سب مجمعوں میں لکھوکھہا انسانوں نے جن میں بعض دفعہ پندرہ، پندرہ لاکھ انسان شامل ہوتے تھے بیک آواز شدید گندی زبان استعمال کی ہے موجودہ صدر کے خلاف اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ ہر گلی میں ہو رہا ہے، ہر قصبے میں ہو رہا ہے۔ طوفان ہے ایک نفرت کا جو اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ لعنتوں کی ایک بوچھاڑ ہے جو بارش

کی طرح نازل ہو رہی ہے ان محلات پر۔ اب یہ اگر خدا کی تقدیر نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ وہی خدا جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں رسولوں کے ساتھ کئے گئے وعدوں کو کبھی ٹالا نہیں کرتا۔ اس کی پکڑ نے آخر ان کو آلیا۔ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت پر ہاتھ ڈالا، خدا کی تقدیر نے اس کی عزت پر ہاتھ ڈال دیا ہے اور یہ جاری رہنے والا سلسلہ ہے، یہ رکنے والا سلسلہ نہیں۔ ان کی ذلت کی کوششیں تو چند سانس لے کر مر جائیں گی اور دن بدن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت دنیا میں زیادہ پھیلتی چلی جائے گی اور زیادہ بلند مرتبہ ہوتی چلی جائے گی لیکن ان کی ذلتیں اور زیادہ تنزل کی راہیں دیکھنے والی ذلتیں ہیں اور زیادہ قعر مذلت میں گرنے والی ذلتیں ہیں اور دن بدن یہ بڑھتی چلی جائیں گی نسلاً بعد نسلٍ لوگ اس ظلم کے دور پر لعنتیں بھیجیں گے اور بھیجتے چلے جائیں گے۔ یہ ہے خدا کی تقدیر جو ظاہر ہوتی ہے تو عبرت کے عجیب سامان پیدا کرتی ہے مگر جن کی آنکھیں نہ ہوں، جن کو بصیرت نہ ہو ان کو نظر نہیں آتا۔

پاکستان سے بہت سے لوگ لکھ رہے ہیں اور تعجب کی بات یہ ہے کہ جن پر اس حکومت نے بناء کی تھی اور جن کو خوش کرنے کے لئے یا جن کو اپنے ساتھ ملانے کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی گئی تھی یعنی ملاؤں کا ٹولہ، وہ بھی اب عوام کے ہمنوا ہو کر خوب گند اچھال رہے ہیں موجودہ صدر کے اوپر اور بعض صورتوں میں تو مولوی زیادہ گالیاں دے رہے ہیں اور دغاباز، جو کچھ کہنا ہے وہ تو کہتے ہیں کچھ ایسی باتیں بھی کہتے ہیں کہ کوئی شریف انسان عام مجالس میں بھی اُن کو بیان نہیں کر سکتا کجا یہ کہ مساجد میں ان کا ذکر کیا جائے۔ اس لئے عبرت کا عجیب مقام ہے کہ جن کو اپنا سمجھ کر، جن کو خوش کرنے کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں بے حیائی کی ساری حدیں توڑی گئیں تھیں وہ اب ان بے حیائی کی حدیں توڑنے والوں کے خلاف بے حیائی کی ساری حدیں توڑ رہے ہیں اور ہر قسم کے گندے ناموں سے ان کو یاد کر رہے ہیں اور ہر قسم کے گندے یک طرفہ الزام لگاتے چلے جا رہے ہیں۔ کوئی طاقت نہیں رہی حکومت کے پاس اب ان کے جواب دینے کی اور یہ سلسلہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی اور چلے گا اور یہ جو انقلاب سے پہلے کے دور لمبے ہوتے ہیں اتنی ہی زیادہ وہ تکلیف پیدا کرتے ہیں۔

لیکن جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں گزشتہ ایک خطبہ میں بھی

میں نے بار بار مختلف رنگ میں سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ ایسے موقع پر ہمیں تھڑدلی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے، پست ہمتی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔ ہم لوگ بلند باتوں کے لئے ،اونچی چیزوں کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ ہمارے حوصلے وسیع ہونے چاہئیں۔ گالیوں اور ذلتوں پر خوش ہونا تو خود کمینے لوگوں کا کام ہے۔ ہمارے لئے عبرت کا مقام ہے اور خوش ہونا اور کسی کے دکھ پر ناچنا اور شادیانے بجانے اس چیز میں اور عبرت میں بہت بڑا فرق ہے۔

چنانچہ قرآن کریم بار بار یہ توجہ دلاتا ہے فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ (الحشر:۳) یہ نہیں فرمایا کہ خوشی سے اچھلو اور کودو۔ فرمایا کہ عبرت حاصل کرو يٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ ۔ اگر تم راہ حق سے ہٹو گے تو تمہارے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جائے گا۔ اگر تم اپنی حیثیتوں کو بھول جاؤ گے یا تمہاری آئندہ آنے والی نسلیں اس قسم کی غلطیاں کریں گی تو ان کے ساتھ بھی خدا کی تقدیر یہی سلوک کرے گی۔ اس لئے استغفار سے کام لو اور عبرت حاصل کرو، اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو۔ ان باتوں کو اختیار کرو جو خدا کو پسندیدہ ہیں اور ان باتوں سے بچو جو خدا کے غضب کو کھینچنے والی باتیں بن جایا کرتی ہیں۔

تو جماعت احمدیہ کو اس دور سے گزرتے ہوئے ان اداؤں کے ساتھ یہ رستہ طے کرنا چاہئے جو اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ (الفاتحہ:۷) کے گروہ کی ادائیں ہیں، جن کو قرآن کریم نے خوب کھول کر بیان فرمایا ہے۔ زیادہ استغفار سے کام لیں، زیادہ منکسر مزاجی سے کام لیں، زیادہ خدا کی طرف متوجہ ہوں اور ان ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ ہوں جو ایسے ادوار کے بعد الٰہی جماعتوں پر پڑا کرتی ہیں۔

چنانچہ قرآن کریم نے اس کے معاً بعد یہ فرمایا يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ کہ اس دن یا اس دور میں تُبَدَّلُ الْاَرْضُ زمین تبدیل کردی جائے گی وَالسَّمٰوٰتُ اور آسمان بھی تبدیل کر دیئے جائیں گے۔ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اور خدائے واحد وقہار کی طرف یہ نکل کھڑے ہوں گے یعنی جوق در جوق لوگ اللہ کی طرف، خدائے واحد و یگانہ کی طرف رخ کریں گے۔ اس مضمون سے اس کا کیا تعلق ہے؟ دراصل اگر آپ اس کو موجودہ واقعات پر چسپاں کر کے دیکھیں تو پھر آپ کو سمجھ آئے گی۔

جس قسم کے واقعات پاکستان کی سرزمین پر ہو رہے ہیں یہ تو ایسی زمین نہیں ہے جس پر

مومن خوش ہو سکے۔ان میں کیا ادائیں ہیں خدا کی جماعتوں کی ادائیں تو نہیں ہیں۔ یہ وہ ادائیں تو نہیں ہیں جو انبیاء اپنے ماننے والوں میں پیدا کیا کرتے ہیں کہ سارے ملک کو گندگی سے بھر دو، خواہ دشمن کے خلاف ہی ہو۔ غلیظ زبان استعمال کرو، ماؤں بہنوں کی عزت کا کوئی احساس نہ کرو، جو معصوم ہیں ان کو بھی اپنے غضب کی چکی میں پیستے چلے جاؤ۔ یہ تو کوئی طریق نہیں ہے جو قرآن اور سنت ہمیں سکھاتے ہیں یا جو انبیاء کی سنت ہمیشہ سے چلی آئی ہے۔اس لئے فرمایا کہ یہ جو زمین تم دیکھ رہے ہو اس زمین پر انقلاب برپا ہونے والا ہے، اس زمین کو تبدیل کرنا پڑے گا اور اس زمین کو تبدیل ہونا پڑے گا اور اس تبدیلی کی ساری ذمہ داری مومنوں پر عائد ہوتی ہے اور ان کے آسمان کو بھی بدلنا ہوگا کیونکہ ان کی روحانی حالت بھی خراب ہو چکی ہے۔ان کی دنیاوی حالت بھی خراب ہو چکی ہے۔ایک ایسی قوم جو بار بار ایسے ابتلاؤں کے دور سے گزرتی اور سنبھلنے کے بجائے ہر دفعہ پہلے سے زیادہ خراب حالت میں اپنے آپ کو پائے ،جس کے اخلاق کا دیوالیہ پن جس کے ساتھ دنیا کے ہر قسم کے مظالم توڑے جا رہے ہوں اور اس کو پتہ نہ ہو کہ میرے ساتھ ہو کیا رہا ہے، ان کی زمین بھی بدلانی ہوگی اور ان کے آسمان بھی بدلانے ہوں گے اور اس تبدیلی میں جماعت احمدیہ کو سب سے زیادہ اہم کردار ادا کرنا ہے۔

زمین کے لحاظ سے ان لوگوں کو دیکھیں تو پاکستان کے عوام کتنے مظلوم ہیں۔کتنی دفعہ یہ کہانی دہرائی گئی ہے کہ ملک کی اپنی فوج نے غیر قوموں سے بچانے کی بجائے خود اپنے ملک پر قبضہ کر لیا۔ اب بظاہر یہ کتنی بے وقوفوں والی بات نظر آتی ہے، سمجھ میں آنی والی بات ہی نہیں ہے کہ چوکیدار رکھے تھے کہ ڈاکوؤں سے بچاؤ اور وہ اپنے گھر کے مالک بن کے بیٹھ گئے اور ساری دولت پر قابض ہو گئے اور گھر کے مکینوں کو غلام بنا لیا۔ یہ ایک دفعہ نہیں ہوا دو دفعہ نہیں ہوا کئی دفعہ ہو چکا ہے اور دھمکی دی جا رہی ہے کہ اگر پھر تم لوگ باز نہیں آئے اپنا حق مانگنے سے تو پھر یہی کر سکتے ہیں ہم۔اس لئے خاموشی اختیار کرو۔ایسی قوم ہر دفعہ جب اس قبضہ سے نکلنے کی کوشش کرتی ہے تو گندی گالیوں کے ذریعہ نکلنے کی کوشش کرتی ہے اور اس کے مقابل پر خون ناحق کے ذریعہ ان کی تحریکات کو دبانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بہت سے عوام گالیاں دیتے شور مچاتے ، چھاتیاں پیٹتے ،بعض گورنمنٹ کے اداروں کو آگ لگاتے ہوئے ،بعض کھلم کھلا گولیوں کے منہ میں چھلانگیں مارتے ہوئے اپنے غیظ و غضب کا اظہار کر

دیتے ہیں اور ایک انقلاب برپا ہو جاتا ہے اور ان کی حالت وہی رہتی ہے بے چاروں کی۔ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ وَالسَّمٰوٰتُ کا کوئی نظارہ دنیا نہیں دیکھتی پھر جو معنی خیز انقلابات کا ایک لازمہ ہونا چاہئے۔ یہ ہے قرآن کریم کا اعلان کہ اگر ایسی تبدیلیاں واقع ہوں، اگر خدا کا انتقام ظاہر ہو اور پھر ان کے زمین آسمان نہ بدلائے جائیں تو وہ الٰہی انقلاب نہیں ہے، وہ کوئی اور ذلیل چیز ہے جس کا جو بھی نام رکھ لو رکھ لو لیکن اسے الٰہی انقلاب قرار نہیں دیا جاسکتا۔ حالت یہ ہے کہ پھر پہلے سے بھی زیادہ بدتر حالت میں یہ بے چارے لوٹ جاتے ہیں۔ قربانیاں دیتے ہیں، اپنا خون بہاتے ہیں گلیوں میں، عورتیں بیوہ ہو جاتی ہیں، بچے یتیم ہو جاتے ہیں اور کوئی ان کا پرسان حال نہیں ہوتا۔ اسی طرح مزدور ترستا ہے اپنے حقوق کے لئے جس طرح پہلے ترسا کرتا تھا۔ اسی طرح حکومت کا نوکر ہو یا غیر نوکر ہو، آزاد تجارت کرنے والا ہو یا زمیندار ہو، سب کی حالت پہلے سے بدتر ہوتی چلی جارہی ہے۔ سارا معاشرہ دکھوں سے بھر گیا ہے۔ کسی شہر کے Slums میں آپ جا کر دیکھیں اب تو اکثر آبادیاں شہروں کی Slums بن چکی ہیں۔ سڑکیں اکھڑی ہوئی ہیں کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ نہروں میں پانی سوکھ گئے ہیں۔ جو تقسیم ہے اس میں ظلم شامل ہو گیا ہے۔ انصاف کی تقسیم کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہا۔ سڑکوں کے بجائے گھر بننے لگ جاتے ہیں۔ گھروں کی بجائے زمینیں خریدی جانے لگتی ہیں۔ یعنی وہ ادارے جنہوں نے حکومتوں کے گھر بنانے ہیں ان کی زمینیں بن رہیں گھروں کی بجائے۔ وہ ادارے جنہوں نے سڑکیں بنانی ہیں سڑکوں کی بجائے ان کے اپنے گھر بن رہے ہیں۔ کوئی ایک بھی کل سیدھی نہیں اور دن بدن زیادہ سے زیادہ بگڑتی چلی جارہی ہے۔ اتنے دکھی ہیں لوگ، اس قدر مصیبتوں میں مبتلا ہیں کہ روزمرہ کی زندگی ایک عذاب بن گئی ہے اور کوئی بیمار ہو تو پوچھنے والا کوئی نہیں۔ کوئی مر جائے تو کوئی ہمدردی کرنے والا نہیں ہے۔ چوری ہو ڈاکہ ہو سب اپنے حال میں مگن ہیں۔ یہاں تک کہ غربت جو ہے وہ پھر کفر کی راہ اختیار کرتی ہے، بے حیائی بن کر بازاروں میں بکنے لگتی ہے۔ پاکستان کے کسی ایک شہر کے غریب علاقے میں آپ جا کے دیکھیں تب آپ کو اندازہ ہوگا کہ کتنا دکھی ملک ہے اور جب انقلاب آتا ہے گالیوں اور شور اور فساد اور ڈنڈے کے ذریعہ آتا ہے اور بعد میں پہلے سے زیادہ دکھ چھوڑ جاتا ہے۔

اس لئے جماعت احمدیہ کے اوپر بھاری ذمہ داری ہے۔ قرآن کریم کا پیغام آپ کو یہ ہے

کہ آپ نے نئی زمین اور نئے آسمان کے لئے کوشش کرنی ہے۔آپ ہرگز کسی انقلاب سے راضی نہ ہوں جو دنیا کے حالات بدلانے والا انقلاب نہ ہو۔ جوان کی دنیاوی زندگی میں بھی تبدیلی پیدا نہ کر سکے اور جوان کی روحانی زندگی میں بھی تبدیلی پیدا نہ کر سکے اس انقلاب پر مومن راضی ہو جائیں اور مومن خوش ہو جائیں یہ کیسے ممکن ہے؟ ایسے چھوٹے اور سطحی اور پست خیالات والوں کا رب عظیم سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔رب اعلیٰ سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اس لئے مومنوں کی جماعت کو ان حالات پر نظر ڈال کر عبرت حاصل کرنی چاہئے اور وہ عزائم پہلے سے زیادہ بلند کرنے چاہئیں، ہمتیں پہلے سے زیادہ مضبوط کرنی چاہئیں۔ان ارادوں میں مزید قوت پیدا کرنی چاہئے ،اپنے عمل کی طاقت کو بڑھانا چاہئے ۔جن کے ذریعہ دنیا میں دائمی اور حقیقی انقلاب برپا کئے جاتے ہیں۔ان غربتوں کا علاج بھی جماعت احمدیہ کے پاس ہے اور جماعت احمدیہ ہی کے ذریعہ ہوگا۔ان ناانصافیوں کا علاج بھی جماعت احمدیہ ہی کے پاس ہے اور جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہوگا۔ان کی روحانی بدحالی اور بے راہ روی کا علاج بھی جماعت احمدیہ ہی کے پاس ہے اور جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہوگا۔اس لئے ان عظیم کاموں کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ یہ عبرت ہے جو ان حالات سے حاصل کی جاتی ہے اور نئے زمین و آسمان کے لئے کوشش بھی کریں اور دعائیں بھی کریں۔اور اپنے زمین و آسمان تو ضرور بدلیں کیونکہ اگر آپ کے زمین و آسمان نہ بدلے گئے تو آپ نے دنیا کے زمین و آسمان کیسے تبدیل کرنے ہیں۔انقلابی روحانی تبدیلیوں کا تقاضا کر رہا ہے یہ دور۔ایسی تبدیلیاں کہ جماعت کے اندرونی حالات، دنیاوی حالات بھی درست ہو جائیں اور بیرونی حالات اور روحانی حالات بھی درست ہو جائیں۔

میں جب بار بار زور دیتا ہوں عائلی جھگڑوں کو مٹانے کے لئے ،آپس میں محبت کا ماحول پیدا کرنے کے لئے ، مالی لحاظ سے اپنی دیانت داری کے معیار کو بڑھانے کے لئے ،اپنے تقویٰ کے معیار کو اونچا کرنے کے لئے ۔ یہ سارے نئے زمین و آسمان جو ہم نے پیدا کرنے ہیں،ان کا مضمون میرے سامنے ہوتا ہے اور میں فکر کرتا ہوں۔اس لئے وہ احمدی جو مجھے خط لکھتے ہیں کہ الحمدللہ وہ سب کچھ ہو گیا جس کی ہم توقع کر رہے تھے مجھے ان پر رحم آتا ہے۔ یہ تو آرائش خم کا کل ہے یعنی جس طرح

کوئی اپنے حسن میں مگن خود اپنی زلفوں کو سدھارتا ہے اور خوش ہوتا چلا جاتا ہے۔ لیکن کچھ ہیں جو اس کو دیکھ کر اندیشہ ہائے دور دراز میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پس وہ انقلاب جو نتائج سے خالی ہو، وہ انقلاب جن کے عقب میں روحانی تبدیلیاں اور پاکیزہ روحانی تبدیلیاں پیدا ہونے والی نہ ہوں، وہ انقلاب جن کے بعد قوم کی حالت نہ سدھرے اور پھر آئندہ خطرات کے انتظار میں گویا وہ بیٹھے کہ کب پھر ماحول بگڑے اور کب پھر ہم اس دور سے دوبارہ گزرنا شروع ہو جائیں جن انقلابات کا نتیجہ اس کے سوا کچھ نہ ہو۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ انقلاب نہیں ہیں۔ جن کا قرآن کریم کی ان آیات میں ذکر ہے کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔

پس اے احمدیو! اس عظیم الشان انقلاب کے لئے کوشش کرو اور راضی نہ ہوں اور ہرگز راضی نہ ہو اور ہرگز راضی نہ ہو جب تک اس انقلاب عظیم کا پیش خیمہ تم اپنی آنکھوں کے سامنے نہ دیکھ لو۔ جب تک اس انقلاب عظیم کے آثار تمہیں دکھائی نہ دینے لگیں، جب تک اس انقلاب عظیم کی خوشبو تمہارے نتھنوں تک نہ پہنچے ہرگز راضی نہ ہو۔ اسی کے لئے کوشش کرتے چلے جاؤ اسی کے لئے دعائیں کرتے چلے جاؤ کیونکہ ہماری جماعت الٰہی جماعت ہے اور انہی اغراض کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا:

آج نماز جمعہ کے معاً بعد تین احمدی خواتین کی نماز جنازہ غائب ہوگی۔ ایک ہمارے سلسلہ کے مبلغ محمد حنیف یعقوب صاحب جو گیانا میں آج کل مبلغ ہیں اور ٹرینیڈاڈ کے ہیں ان کی اہلیہ محترمہ وفات پاگئیں ہیں۔ ایک عائشہ مستن یہ ہمارے عبدالحمید جبرو صاحب ماریشس کے ایڈووکیٹ ہیں ان کی خوشدامنہ تھیں، یہ بھی وفات پاگئیں ہیں اور مبارک احمد خان صاحب فجی سیکرٹری تبلیغ کی والدہ کی وفات کی اطلاع بھی ملی ہے۔ ان تینوں کی نماز جنازہ غائب جمعہ کے معاً بعد ہوگی۔